نظرات

ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ اور اس کا آئین سیکولر قدروں پر ہی مرتب کیا گیا ہے۔ آئین سازوں نے بہت سوچ سمجھ کر اور ملک کے تمام جغرافیائی حالات کے پیش نظر آئین تشکیل دیا تھا جس کے تحت ہندوستان میں ہر شخص کو مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ کوئی بھی ہندوستانی باشندہ اپنی خواہش و مرضی سے کسی بھی مذہب کو اپنا سکتا ہے۔ مذہبی بنیاد پر کسی کے ساتھ بھی کوئی بھید بھاؤ یا امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا یعنی ہندوستان کا آئین ہر مذہب کے ماننے والے کو اسکے جان و مال کی گارنٹی دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بھی مذہب کو برا کہتا ہے یا کسی فرد کو اس کے مذہب کی بناء پر کسی طرح کا نقصان پہونچاتا ہے تو ہندوستان کے آئین میں ایسے اشخاص کے خلاف سخت ترین قوانین ہیں جن کی بناء پر اسے سخت سے سخت سزا دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے سیکولر آئین کی غیر ممالک میں بھی بڑی تعریف و ستائش کی جاتی ہے۔ ہندوستان کے سیکولر آئین کو ہر ملک میں پسند کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کا درجہ دوسرے ممالک میں اونچا ہے۔ ہندوستان کا وقار اسی وجہ سے بلند و بالا ہے۔ ہر ملک میں ہندوستان کے سیکولر آئین کی وجہ سے ہندوستان کی عزت و توقیر ہے۔ اور یہ بات ہر ہندوستانی کے لئے فخر و انبساط کا باعث ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان کے فرقہ پرستوں کو اس سے پریشانی لاحق ہے۔ وہ اپنے عمل و کردار اور شرمناک حرکتوں سے ہندوستان کے اس قابل تعریف و ستائش سیکولر آئین کی دھجیاں اڑانے میں کوئی شرم و عار محسوس نہیں کرتے ہیں۔ بابری مسجد کی انہدام پر ان فرقہ پرستوں نے جس فخر و مسرت کا اظہار کیا اس سے نہ صرف ہندوستان کی عزت خاک میں ملی بلکہ ہندوستان پر اس شرمناک واقعہ کی وجہ سے جو مصیبتوں کے پہاڑ نازل ہوئے اسے دیکھتے ہوئے ہمیں یہ کہنے میں کوئی جھجھک نہیں ہے کہ ہندوستان کے سب سے بڑے دشمن و غدار یہی فرقہ پرست ہیں جو ہندوستان

کو دوسرے ممالک میں بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور اس میں بے گناہ و بے قصور افراد مارے جاتے ہیں بچے یتیم ہوتے ہیں اور عورتیں بیوہ ہوتی ہیں اور یہ فرقہ پرست ان کی مصیبتوں اور پریشانیوں پر اپنے یہاں لعی کے چراغ جلاتے ہیں ایسے لوگ ملک اور معاشرہ پر دھبہ ہیں لیکن یہاں عجیب صورت حال ہے ایسے فرقہ پرست تنگ نظر افراد اکڑ کر دندناتے پھرتے ہیں۔ اپنے کو "ہیرو" کہلواتے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ تو اس قابل ہیں کہ ان پر ہر طرف تھو تھو ہو ان کو ہر جگہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے ان پر ہر طرح کی لعنت و پھٹکار برسائی جائے۔

گجرات، مدھیہ پردیش، یوپی اور اڑیسہ میں عیسائیوں پر شرمناک حملے ہوئے عیسائی مشنریوں کے خلاف شر انگیز مہم چلائی گئی اور ان کو ملک کے لئے زبردست خطرہ بتا کر ان کے خلاف ایسی فضا بنائی گئی جس سے ان کے لئے ہندوستان میں نفرت ہی نفرت پیدا ہو چنانچہ فرقہ پرست اپنے اس ناپاک مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے نتیجہ میں گجرات کے مختلف علاقوں میں گرجا گھروں اسکولوں، اسپتالوں اور عبادت گھروں پر حملے کئے گئے انکیں توڑا پھوڑا اور نذر آتش کیا گیا گجرات میں ایسے ۲۸ واقعات ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہندوستان باہر کی دنیا میں بدنام و رسوا ہوا ہے امریکہ، برطانیہ پوپ پال اور عالمی کلیسا نے انتہائی سخت الفاظ میں ان غیر انسانی اور مذہب دشمن کارروائیوں کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔

حکومت ہند کو صاف الفاظ میں بتادیا ہے کہ اگر ان واقعات کے خلاف مؤثر، ٹھوس اور نتیجہ خیز کارروائی نہیں کی گئی تو پھر وہ غور کریں گے کہ عیسائیوں کی جان و مال کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ ابھی عیسائیوں پر حملے کے خلاف آواز اٹھائی جا رہی تھی کہ اس درمیان میں اڑیسہ کے منوہر پور میں آسٹریلیا کے مشنری اور ان کے دو معصوم بچوں کو ایک جیپ میں زندہ جلا دینے کا افسوسناک و شرمناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ رونما ہو گیا جس سے ہر ہندوستانی کا سر شرم و ندامت سے جھک گیا۔ آسٹریلیا کا یہ بے گناہ مقتول مشنری تقریباً تیس سال سے اپنا وطن چھوڑ کر ہندوستان کے دیہاتوں میں

غریب و بے سہارا، مجبور و بیکس بیمار و معذور لاغر افراد کی دل و جان سے بے لوث خدمت میں منہمک تھا۔ اپنے آرام و آسائش کو خیرباد کہتے ہوئے اس نے ہندوستان کے بے سہارا باشندوں کی ہر طرح تیمارداری کرنا اپنی زندگی کا نصب العین بنا رکھا تھا۔ ایسے خادم انسانیت کو فرقہ پرستوں نے جس درندگی سے اس کے دو معصوم بچوں کے ساتھ اس کی بوڑھی بیوی کی موجودگی میں زندہ جلایا ہے اسے اب تک کی درندگی سے زیادہ شرمناک درندگی کی تاریخ میں دیکھا جائے گا! اور اس تصور احساس نے ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیئے ہیں کہ جب آنے والی نسلیں اس درندگی کی تاریخ کا مطالعہ کریں گی تو وہ ہندوستانی عوام کے بارے میں کس قدر بُرے خیالات اپنے دل و دماغ میں پیدا کریں گی۔ موجودہ حکومت کے بارے میں ہم کیا خیال ظاہر کریں جبکہ ہندوستان میں اس سے پہلے کانگریس کی بھی لمبے عرصہ تک حکومت قائم رہی ہے۔ اس دوران میں مسلم اقلیت پر جو ظلم و ستم روا رکھا گیا وہ بھی دردناک صورت سے کم نہیں ہے۔

کیا لوگ بھول گئے ہیں کہ علی گڑھ، جمشید پور، بھوپال و ساگر مدھیہ پردیش، بھاگلپور، مالیگاؤں، بھیونڈی، ملیانہ و ہاشم پورہ وغیرہ میں کس قدر ظلم و ستم ہوا اس وقت ظلم و ستم کا نشانہ عیسائی نہیں مسلمان تھے۔ کانگریس سیکولر قدروں کی امین کہتی ہے کیا اس نے اپنے دورِ اقتدار میں ان واقعات کے ملزموں کو نشاندہی کی انھیں پکڑا انھیں کسی قسم کی سزا دی! آج بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت ہے تو زبردست شور و غوغا ہے سب حکومت کو تو موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں مگر کوئی اس بات پر غور کرنے کو تیار نہیں ہے کہ آخر کب تک ہندوستان میں اس قسم کے واقعات ہوتے رہیں گے اور آخر یہ واقعات کیوں ہو رہے ہیں۔ جبکہ اس ملک کے آئین میں اس قسم کے واقعات ہونیکی کسی بھی طرح اجازت نہیں ہے۔ فرقہ وارانہ ذہنیت ہندوستانی سماج سے کس طرح دور کی جائے لمحہ فکریہ ہے نہ کہ یہ کہ یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے دور میں ہوا ہے اس لئے اس کی چاروں طرف سے مذمت کی جائے۔ آج بھارتیہ جنتا پارٹی حکمراں ہے۔ کل کانگریس یا یونائیٹڈ فرنٹ کی ہندوستان میں حکمرانی تھی اس وقت بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے تھے۔ انتہائی شرمناک اور

درندگی کے واقعات رونما ہوئے بابری مسجد کا انہدام بھی کانگریس کی مرکزی حکومت کے دور میں ہوا۔ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان فرقہ وارانہ و شرمناک واقعات کا الزام کانگریس بھارتیہ جنتا پارٹی یا کسی دیگر پارٹی پر لگا کر ایک طرف بیٹھ جانا یہ فرقہ وارانہ ذہنیت کے خلاف اپنی اپنی ذمہ داری کو ایمانداری کے ساتھ نبھانا نہیں ہے بلکہ سیاسی مفاد پرستی، خود غرضی مطلب برآوری کے زمرہ ہی میں اسے دیکھا جائے گا۔ فرقہ وارانہ فسادات و واقعات پر سیاسی لیڈران جس طرح اپنا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں ہمیں تو اس پر ان کی نیت ہی پر شبہ ہوتا ہے۔ وہ ان فسادات کے خلاف سنجیدگی و ایمانداری سے مشوش نہیں ہیں۔ ان فسادات کے خلاف آج بھارتیہ جنتا پارٹی کو موردِ الزام ٹھہرا کر اس کی سخت سے سخت الفاظ میں مذمت کر دی جائے گی ——————

لیکن اگر یہی فسادات و شرمناک واقعات کسی غیر بھارتیہ جنتا پارٹی یا کانگریس کے دور اقتدار میں ہو جاتے ہیں تو پھر اس کی بھی مذمت کرنی پڑے گی۔ مذمت کرتے رہیئے اس میں وقت گنواتے رہیئے آج بھارتیہ جنتا پارٹی کل کانگریس کی پرسوں کسی اور پارٹی کی، کوئی یہ نہیں سوچتا کہ آخر جب ہمارا آئین سیکولر ہے اور ہندوستانی عوام کا مزاج سیکولر ہے مساویانہ ہے تو پھر ایسے واقعات کیوں ہوتے ہیں کیا صورت ہو ایسی کہ جس سے آئندہ ایسے دردناک اور شرمناک واقعات رونما ہوں ہی نہ۔ برہان کا نظریہ اس سلسلے میں صاف ہے کہ ہمارے سیاسی راہ نماؤں کو اصل مرض کی تشخیص کر کے اس کے علاج کی طرف سنجیدگی و متانت کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ فرقہ وارانہ ذہنیت کی تلاش اور نشاندہی کرنی چاہیئے جس کی وجہ سے یہ فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں!

گجرات و مدھیہ پردیش وغیرہ جگہوں پر عیسائیوں پر حالیہ حملوں کے سلسلے میں بعض سیاسی جماعتوں کے لیڈروں نے بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد اور آر ایس ایس پر الزامات کی بوچھار شروع کر دی ہے ان کے خیال میں ان حملوں کے پیچھے ان ہی مذکورہ بالا ہندوتو پر مشتمل تنظیموں کا ہاتھ ہے لیکن ہم انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ ان لیڈران سے یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ مالیگاؤں و بھیونڈی، علی گڑھ، ساگر و جمشید پور، ملیانہ و ہاشم پورہ وغیرہ میں جب بھیانک فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے تھے اور جس میں غریب ولاچار اقلیت کا جان و مال کا بے حساب نقصان ہوا تھا اس وقت

کیا یہ مذکورہ بالا تنظیمیں موجود تھیں ؟ اس وقت سیکولر قدروں کی امین کانگریس مضبوط اکثریت کے ساتھ حکمراں تھی اور سیکولرزم کا مضبوط ستون پنڈت جواہر لال نہرو بلا شرکت غیرے کے مسلمہ ہندوستان کے راہنما تھے ۔ ان کے بعد ان کی صاحبزادی شریمتی اندرا گاندھی کے دور اقتدار میں بھی فرقہ وارانہ فسادات موجودہ فسادات سے بھی زیادہ سخت بھیانک ہوتے رہے اور آج تو ان فرقہ وارانہ فسادات کی کی مذمت کرنے اور ان فسادات کے شکار افراد سے ہمدردی رکھنے والے کثیر تعداد میں ہر جماعت میں چاروں طرف نظر بھی آتے ہیں ۔ اس وقت تو کوئی ان فسادات کی اس طرح مذمت بھی نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی فسادات کے شکار لوگوں سے ہمدردی کرنے والا بھی نہیں ہوتا تھا ۔ بلکہ الٹا فسادات کے شکار افراد ہی کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا تھا ۔ آج صورت حال بالکل مختلف ہے آج فرقہ وارانہ فسادات کو برا کہنے اور اسکے شکار افراد سے ہمدردی کی آواز بلند ہوتی ہے ۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن سے بھی اور اخبارات سے بھی ۔ پہلے تو یہ سب باتیں بھی نادر تھیں ۔

لہٰذا ہماری رائے ہیں فرقہ وارانہ ذہنیت کو کس طرح ختم کیا جائے اور یہ فرقہ وارانہ فسادات کا مسئلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کس طرح ختم کیا جائے وہ کیا حل ہے جس سے ہندوستان سے یہ لعنت مٹ جائے تہس نہس ہو جائے ۔ ارباب حل وعقد کو اس طرف اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر دینی چاہیئے ۔

ہمارے ملک کے ایک سابق کارٹونسٹ اور حال کے شیو سینا چیف بال ٹھاکرے بھی عجیب وغریب دماغ کے انسان ہیں ۔ انھیں غصہ آتا ہے تو کبھی ہندوستانی فلم کے پردہ کے شہنشاہ یوسف خاں پر من گھڑت الزامات لگانا شروع کر دیتے ہیں اور کبھی ایسی ایسی باتیں منہ سے نکالنے لگتے ہیں جو کسی پاگل انسان پر تو زیبا دیتی ہیں مگر اچھے بھلے مانس انسان پر قطعاً اس کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ ابھی حال ہی میں انہوں نے ہندوستان میں پاکستانی کھلاڑیوں کو کرکٹ میچ نہ کھیلنے دینے کی دھمکی دے ڈالی ۔ انہوں نے ساتھ میں یہ بھی کہہ ڈالا